اسلام میں خیر خواہی کی تاکید

مفتی غلام مصطفیٰ رفیق
استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، آپ کے والد کا اسم گرامی عبداللہ اور والدہ کا بجیلہ تھا، والدہ کی جانب نسبت کی بنا پر ’’البجلی‘‘ کہلاتے ہیں۔ ’’سیر اعلام النبلاء‘‘ میں ان کے تذکرے میں ہے کہ جب یہ مسجد نبوی تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر مبارک اور بعض روایات کے مطابق تکیہ اُنہیں بیٹھنے کے لیے پیش فرمایا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے سردار بھی تھے، اس بنا پر بھی رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ اعزاز واکرام کا معاملہ فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: ’’إذا أتاکم کریم قوم فأکرموہ‘‘...... ’’جب کسی قوم کا سردار، معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرنا چاہیے۔‘‘ (معارف الحدیث، کتاب المناقب والفضائل، ج:۸، ص:۴۴۶، ط: دار الاشاعت)

ان کے اس تذکرہ وتعارف سے مقصود وہ حدیث ذکر کرنا ہے جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی اور زندگی بھر اُس حدیث مبارکہ پر عمل کو اپنا مشن بنایا۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ’’جوامع الکلم‘‘ نصیب فرمائے تھے، یعنی کلمات اور الفاظ مختصر، مگر معانی انتہائی گہرے اور طویل۔ بخاری ومسلم کی روایت میں ارشاد ہے کہ: ’’أعطیت جوامع الکلم‘‘ کہ ’’میری خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جامع کلمات عطا فرمائے ہیں۔‘‘ یعنی آپ ﷺ کا بول مختصر ہوتا تھا اور معانی بہت۔ چنانچہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’بایعتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علٰی إقامِ الصلوۃ وإیتاءِ الزکوۃ والنصحِ لکُلّ مسلم۔‘‘ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الرحمۃ والشفقۃ علی الخلق، ص:۴۲۳، ط: قدیمی)

ترجمہ: ’’میں نے رسولِ کریم ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ پابندی کے ساتھ نماز پڑھوں گا، زکوۃ ادا کروں گا، اور ہر مسلمان کے حق میں خیر خواہی کروں گا۔‘‘

نماز اور زکوۃ اسلام کے اہم ترین ارکان میں سے ہیں، اُن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے، اور ’’خیر خواہی‘‘ کے ضمن میں بندوں کے تمام حقوق آجاتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: ’’دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔‘‘ (سنن النسائی، کتاب البیعۃ، النصیحۃ

للامام، ج:۲،ص:۱۸۵،ط:قدیمی) نیز مسلم شریف میں حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

''أن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: الدين النصيحة، قلنا لمن؟ قال: لِلّٰه ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم۔'' (صحیح مسلم، باب الدین النصیحۃ، ج:۱،ص:۵۴،ط:قدیمی)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین خیرخواہی کا نام ہے (یعنی نصیحت اور خیرخواہی اعمالِ دین میں سے افضل ترین عمل ہے یا نصیحت اور خیرخواہی دین کا ایک مہتم بالشان نصب العین ہے) ہم نے (یعنی صحابہؓ نے) پوچھا کہ یہ نصیحت اور خیرخواہی کس کے حق میں کرنی چاہیے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے لیے، اللہ کی کتاب کے لیے، اللہ کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے۔''

ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام فقط عبادات یا ذکر واذکار یا وظائف کا نام نہیں، بلکہ بندوں کے حقوق، ان کے ساتھ خیرخواہی، ان کے لیے خیر اور بھلائی کا چاہنا، یہ بھی دینِ اسلام میں شامل اور اس کا حصہ ہے۔ لوگوں کی تذلیل کرنا یا اُن کے نقصان کے درپے ہونا یا اُن کے ساتھ بدخواہی کا معاملہ رکھنا یہ ایمان کی شان کے خلاف ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت صاحبِ مشکوٰۃ نے ''كتاب الآداب، باب الرحمة والشفقة على الخلق'' کے تحت ذکر کی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی شرح ''مظاہر حق'' میں مذکورہ روایت کے تحت علامہ نواب قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک عجیب واقعہ لکھا ہے، یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب اپنے پیغمبر ﷺ سے کسی نصیحت، کسی حکم کو سنتے تو ساری عمر اس حکم کو مدنظر رکھتے اور ہر موڑ پر اس کا لحاظ کرتے ہوئے زندگی گزارتے تھے۔ ساری عمر اپنے دامن سے اس نصیحت کو چمٹائے رکھتے اور ذرہ برابر اس سے اِعراض نہ فرماتے، چنانچہ صاحبِ مظاہرِ حق لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا تین سو درہم کے عوض خرید کیا، انہوں نے بیچنے والے سے کہا کہ: تمہارا یہ گھوڑا تو تین سو درہم سے زیادہ قیمت کا ہے، تم اس کی قیمت چار سو درہم لوگے؟ اس نے کہا: ابن عبداللہ! تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔ انہوں نے کہا کہ: یہ گھوڑا تو چار سو درہم سے بھی زیادہ کا معلوم ہوتا ہے، تم کیا اس کی قیمت پانچ سو درہم لینا پسند کروگے؟ وہ اسی طرح اس کی قیمت سو سو درہم بڑھاتے گئے اور آخر کار انہوں نے اس گھوڑے کی قیمت میں آٹھ سو درہم ادا کیے۔ جب لوگوں نے ان سے گھوڑے کی قیمت بڑھانے کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ: اصل بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیعت کی تھی کہ ہر مسلمان سے خیرخواہی کروں گا (چنانچہ جب میں نے دیکھا کہ اس گھوڑے کا مالک وہ قیمت طلب نہیں کررہا جو حقیقت میں ہونی چاہیے تو میں نے اس کی خیرخواہی کے پیشِ نظر اس کو زیادہ سے زیادہ قیمت ادا کی)۔'' (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴،ص:۵۰۰،ط:دارالاشاعت کراچی)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی تشریح علماء نے یہ لکھی ہے کہ:

’’اللہ تعالیٰ کے حق میں خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لائے، اللہ کی وحدانیت وحاکمیت کا اعتقاد رکھے، اس کی ذات وصفات میں کسی غیر کو شریک نہ کرے، اس کی عبادت اخلاصِ نیت کے ساتھ کرے، اور اس کے اوامر ونواہی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے، اس کی نعمتوں کا اقرار واعتراف کرے اور اس کا شکر ادا کرے اور اس کے نیک بندوں سے محبت کرے اور بدکار سرکش بندوں سے نفرت کرے۔

اللہ کی کتاب کے حق میں خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا عقیدہ رکھے کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے، اس میں جو کچھ لکھا ہے اُسے سمجھے اور اس پر ہر حالت میں عمل کرے، تجوید وترتیل اور غور وفکر کے ساتھ اس کی تلاوت کرے اور اس کی تعظیم واحترام میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔

اللہ کے رسول ﷺ کے حق میں خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ سچے دل سے یہ گواہی دے کہ وہ اللہ کے رسول اور اس کے پیغمبر ہیں، ان کی نبوت پر ایمان لائے اور انہیں خاتم الانبیاء مانے، وہ اللہ کی طرف سے جو پیغام پہنچائیں اور جو احکامات دیں ان کو قبول کرے اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرے، ان کو اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز رکھے، ان کے اہل بیتؓ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھے اور ان کی سنت پر عمل کرے۔

مسلمانوں کے اماموں کے حق میں خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اسلامی حکومت کی سربراہی کر رہا ہو اس کے ساتھ وفاداری کو قائم رکھے، احکام وقوانین کی بے جا طور پر خلاف ورزی کر کے ان کے نظم حکومت میں خلل وابتری پیدا نہ کرے، اچھی باتوں میں ان کی پیروی کرے اور بری باتوں میں ان کی اطاعت سے اجتناب کرے، اگر وہ اسلام اور اپنی عوام کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت وکوتاہی کا شکار ہوں تو ان کو مناسب اور جائز طریقوں سے متنبہ کرے اور ان کے خلاف بغاوت کا علم بلند نہ کرے، اگرچہ وہ کوئی ظلم ہی کیوں نہ کریں، نیز علماء کی - جو مسلمانوں کے علمی ودینی رہنما ہوتے ہیں - عزت واحترام کرے، شرعی احکام اور دینی مسائل میں وہ قرآن وسنت کے مطابق جو کچھ کہیں اس کو قبول کرے اور اس پر عمل کرے، ان کی اچھی باتوں اور ان کے نیک اعمال کی پیروی کرے۔

اور تمام مسلمانوں کے حق میں خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ ان کی دینی، دنیاوی خیر وبھلائی کا طالب رہے، ان کو دین کی تبلیغ کرے، ان کو دنیا کے اس راستہ پر چلانے کی کوشش کرے جس میں ان کی بھلائی ہو اور اُن کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے کی بجائے نفع پہنچانے کی سعی کرے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بھی ’’جوامع الکلم‘‘ میں سے ہے، اس کے مختصر الفاظ حقیقت میں دین ودنیا کی تمام بھلائیوں اور سعادتوں پر حاوی ہیں اور تمام علوم اولین وآخرین اس چھوٹی سی حدیث میں مندرج ہیں۔‘‘

(مظاہر حق شرح مشکوۃ المصابیح، ج:۴، ص:۴۹۹، ط: دار الاشاعت کراچی)